5/-

شجرِ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ تلے لکھی گئی
ایک ناقابلِ تردید شق القلب تحریر

ہائے ادل روپڑے

قلم کار
مجاہد عبد الرسول خان رضا قادری رضوی

ناشر
انجمن صدقے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہائے! دل روپڑے

قلم کار

مجاہد عبد الرّسول خان رضا قادری رضوی

ناشر

انجمن صدقے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہائے او دل روپڑے

قلم کار

مجاہد عبد الرسول خان رضا قادری رضوی

ناشر

انجمن صدقے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلاُهدَاء

دن کا درمیانی حصّہ گزر رہا ہے۔
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے مست جھونکوں سے ہر چیز مسرور ہے۔
اور میں کتاب کی آخری سطور لکھ رہا ہوں۔
رواں رواں میں سرخوشی سمائی ہے۔
میں مسرور ہوں کہ میرے مالک و مولا نے مجھے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے فضائل پر چند ٹیڑھی میڑھی سطور لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔
یقیناً یادِ اَبوینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہزاروں پریشانیاں، پریشان کر دیں۔ اور لاکھوں غم غلط کر دیئے۔
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں تو مجھے زمانے کے مصائب کی کچھ پرواہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زلفوں کا سایہ مل جائے تو آلام کی دھوپ کچھ نہیں کہہ سکتی۔
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا اسم مقدّس اتنا رُوح پرور ہے کہ نجانے بے چینیاں کدھر بھاگ جاتی ہیں۔ ایسا سکون کہاں سے آجاتا ہے جس کو الفاظ کے قالب میں ڈھالنا ناممکن ہے۔
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یہ چند حروف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کے توسّل سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نظر کرم فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں دشمنانِ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس سنگین گستاخی کا بدلہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے ساتھ ساتھ مجھے اپنی بے مائیگی، کم ظرفی اور انتہائی سخت بے عملی کا شدّت کے ساتھ احساس ہے۔

مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لُطف وکرم پہ بھی نظریں جمائے ہوئے ہوں۔

یہ چند حروف قصّۂ غم بھی ہیں اور اظہارِ تعزیت بھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انتہائی گنہگار غمگین اُمّتی

عبدُالرّسول خان رضا قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

ایک خبر جسے سُنتے ہی مسلمان کی رُوح تڑپ جائے۔ غیرتِ ایمانی جوش میں آجائے وہ یہ کہ نجدی وہابی سعودی ملاؤں نے حضور انور نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزارِ مقدّس کو شہید کر ڈالا ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ اس ظالمانہ حرکت پر دنیائے وہابیت نادم ہوتی مگر معاملہ اس کے برعکس ہے کہ سعودی نجدی درباری وہابی بے غیرت غنڈے۔ یہ مُلّاں اس کو دین کی بہت بڑی خدمت سمجھتے ہیں۔ اگر یہ حرکت کوئی غیر مسلم کرتا، ہندو کرتا، سکھ کرتا یا کوئی عیسائی، یہودی اس قبیح حرکت کا مرتکب ہوتا تو جذبات کا انداز کچھ اور ہوتا۔

مگر یہ حرکت اس مُلّاں کی ہے جو جبّہ و دستار میں ملبوس ہے اسے لوگ دین اسلام کا ستون اور با وفا انسان تصوّر کرتے ہیں۔ اس مُلّاں کی اس حرکتِ بد سے تو یہودیّت بھی شرما رہی ہوگی۔ عیسائیت نے بھی منہ چھپا لیا ہوگا، کافر بھی چونک اُٹھے ہوں گے۔ اسلام دشمنوں کو یقین نہیں آرہا ہوگا کہ ایک کلمہ گو داڑھی والا، بظاہر نمازی، دوسروں کو اسلام کی تبلیغ کرنے والا مرقدِ اُمّ نبی کے ساتھ یہ کافرانہ ظلم کرسکتا ہے؟

حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو زندہ فرمایا اور ان دونوں نے تفصیلی ایمان قبول کیا۔

اس بارے میں علماء کے چار اقوال ہیں :-

(۱) ان کی وفات دینِ ابراہیمی پہ ہوئی۔

(۲) وہ دینِ فترت پہ تھے۔

(۳) وہ فوت تو دینِ فترت پہ ہوئے، لیکن اعلانِ نبوت کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں زندہ فرما کر اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا اور انہیں مرتبۂ صحابیت بھی حاصل ہو گیا۔

(۴) جبکہ چوتھا گروہ بہی معترضین کا ہے جن کا کہنا ہے کہ ان کی وفات کفر پہ ہوئی۔

مندرجہ بالا چاروں اقوال میں سے چوتھے قول کو علماءِ اسلام نے ردّ کر دیا ہے اور باقی تین اقوال اختیار کئے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کریمین دینِ ابراہیمی یا دینِ فترت پہ تھے ان کی وفات عقیدۂ توحید پہ ہوئی اور قطعی جنتی ہیں۔

آیئے سب سے پہلے قرآن پاک کو دیکھیں جو سرچشمۂ رُشد و ہدایت ہے اللہ تعالیٰ نے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین بلکہ تمام آباء و اجداد کے ایمان کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :-

اَلَّذِیْ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ. (القرآن)

(ترجمہ) "جو آپ کو دیکھتا رہتا ہے، جب آپ کھڑے ہوتے ہیں اور (دیکھتا رہتا ہے) جب آپ چکر لگاتے ہیں سجدہ کرنے والوں (کے گھروں) کا۔"

اس آیۂ مقدسہ کی تفسیر میں امام المفسرین سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :-

اَرَادَ وَتَقَلُّبَکَ فِیْ اَصْلَابِ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ نَبِیٍّ اِلٰی نَبِیٍّ حَتّٰی

اَخْرَجَكَ فِیْ ھٰذِہٖ۔ (علی بن محمد بغدادی، تفسیر خازن مطبوعہ مصطفی البابی، مصر، ص ۱۲۹ / ۴)

(ترجمہ) "وَتَقَلُّبَكَ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انبیاء علیہم السلام کی اصلاب میں تبدیل فرماتا رہا یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف حتیٰ کہ اس امت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔"

حضرت شیخ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مِنْ نَبِیٍّ اِلٰی نَبِیٍّ حَتّٰی اَخْرَجَكَ نَبِیًّا فَمَعْنَی السَّاجِدِیْنَ فِی الْاَصْلَابِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مِنْ اٰدَمَ اِلٰی نُوْحٍ وَّاِلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاِلٰی مِنْ بَعْدِہٖ اِلٰی اَنْ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔ (شیخ اسمٰعیل حقی تفسیر روح البیان۔ ص ۳۱۳ / ۴)

(ترجمہ) "یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف اللہ تعالیٰ منتقل فرماتا رہا۔ حتیٰ کہ آپ کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ "ساجدین" کا معنیٰ یہ ہے کہ انبیاء اور مرسلین کی اصلاب میں اللہ تعالیٰ آپ کو تبدیل فرماتا رہا۔ حضرت آدم سے حضرت نوح کی طرف ان سے ابراہیم کی طرف اور ان سے مابعد آنے والوں کی طرف سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو جنم دیا۔

علامہ سیوطی اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک اور قول نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی "تَقَلُّبَكَ فِی السَّاجِدِیْنَ" قَالَ مَازَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَلَّبُ فِیْ اَصْلَابِ الْاَنْبِیَآءِ حَتّٰی وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔ (الخصائص الکبریٰ ص ۳۸ / ۱ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

(ترجمہ) "اللہ تعالیٰ کے قول" تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ "کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اصلاب میں منقلب ہوتے رہے حتیٰ کہ آپ کی والدہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا۔

یہ تھی انتہائی اختصار کے ساتھ آیت کریمہ کی تشریح، اب ان چمکتے ہوئے حقائق کے سامنے بھی نجدی وہابی سر تسلیم خم نہ کرے تو کیا اس نجدی وہابی ملاں کی دستار پر اعتبار کرنا چاہیئے؟ نجدی ملاؤں نے مذہبی روپ اپنا کر کائنات میں ایسا فتنہ پھیلا رکھا ہے جس کا تدارک ممکن نظر نہیں آتا۔ ایسے گندے اور قبیح عقائد جو ملت اسلامیہ میں آج تک کسی نے نہیں اپنائے سب وہابیت کے مقدر میں ہیں۔ آج تک ملت اسلامیہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کو کافر (معاذ اللہ) کسی نے نہیں کہا۔ اگر یہ گندہ ناپاک اور نجس عقیدہ ملے گا تو درباری سعودی غنڈے نجدی وہابی خنزیر صفت ملاں کی کتاب عقائد میں ملے گا۔

حدیث پاک ہے:۔

عن عروۃ بن زبیر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سأل ربہ ان یحیی ابویہ فاحیاھما لہ فآمنا بہ ثم اماتھما۔ (زرقانی علی المواہب ص ۱۶۸/۱۔ حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲ م)

(ترجمہ) "حضرت عروہ ابن زبیر ام المؤمنین عائشہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کریم جل وعلا سے دعا کی" یا اللہ میرے والدین کو زندہ کر تو رب ذوالجلال نے اپنے حبیب اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی دُعا کو قبول فرمایا۔ دونوں کو زندہ کیا اور وہ دونوں اپنے لختِ جگر رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہو گئے۔" والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ سید العالمین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

جی نجدی وہابی درباری ملّاں صاحب شقاوتِ قلبی اور رسول دشمنی کا خمار اُترا ہے یا نہیں؟ یہ بات تو سچ ہے کہ نجدی سعودی مُلّاں کو حقائق وشواہد دیکھ کر مان لینا نصیب نہیں ہوتا بلکہ عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلّم کے دلائل پڑھ سُن کر اُلٹا ضعفِ حدیث کا خمار چڑھ جاتا ہے۔

علامہ حقّی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے:۔

وَفِی الْاَشْبَاہِ وَالنَّظَائِرِ مَنْ مَّاتَ عَلَی الْکُفْرِ اُبِیْحَ لَعْنُہٗ اِلَّا وَالِدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِثُبُوْتِ اَنَّ اللّٰہَ اَحْیَاھُمَا لَہٗ حَتّٰی اٰمَنَا کَذَا فِیْ مَنَاقِبِ الْکُرْدَرِیْ۔ (تفسیر روح البیان صـ۲۱)

(ترجمہ) کتاب الاشباہ والنظائر" میں ہے کہ جس کی موت کفر پہ واقع ہو اس پر لعنت جائز ہے لیکن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین پر ہرگز لعنت جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کو دوبارہ زندہ کیا اور وہ اللہ ورسول پر ایمان لائے۔ (جلّ جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلّم)

اور علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے:۔

قَالَ الشِّہَابُ ابْنُ حَجَرٍ فِیْ مَوْلِدِہٖ وَفِیْ شَرْحِ الْھَمْزِیَّۃِ اَنَّ الْحَدِیْثَ غَیْرُ ضَعِیْفٍ بَلْ صَحَّحَہٗ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ۔

(حجۃ اللہ علی العالمین صـ۲۱۳)

(ترجمہ) امام شہاب الدین ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "شرح ہمزیہ میں ہے کہ یہ حدیث پاک ضعیف نہیں بلکہ اس حدیث پاک کو بہت سارے حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے۔"

حضرت علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مقدس ہے:

اِنَّ اللّٰہَ اَحْیَاھُمَا لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اٰمَنَا بِہٖ وَھٰذَا السَّبِیْلُ قَالَ اِلَیْہِ طَائِفَۃٌ کَثِیْرَۃٌ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ الْحُفَّاظِ مِنْھُمُ الْحَافِظُ اَبُوْبَکْرِ الْخَطِیْبُ الْبَغْدَادِیُّ وَالْحَافِظُ اَبُو الْقَاسِمِ ابْن عَسَاکِرٍ وَالْحَافِظُ اَبُوْحَفْصٍ ابْن شَاھِیْنٍ وَالْحَافِظُ اَبُو الْقَاسِمِ السُّھَیْلِیُّ وَالْاِمَامُ الْقُرْطُبِیُّ وَالْحَافِظُ مُحِبُّ الدِّیْنِ الطِّبْرِیُّ وَالْعَلَّامَۃُ نَاصِرُ الدِّیْنِ ابْنُ الْمُنِیْرِ وَالْحَافِظُ فَتْحُ الدِّیْنِ بْنُ سَیِّدِ النَّاسِ۔

(زرقانی علی المواہب ص ۱۶۹/ ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۱۳)

(ترجمہ) "اس بات میں شک و شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعزاز و اکرام کے لئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین کو زندہ کیا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اس امر کی حدیث پاک کو بہت سے اماموں اور حفاظ حدیث نے اپنایا ہے مثلاً حافظ الحدیث ابوبکر خطیب بغدادی، حافظ الحدیث ابوالقاسم ابن عساکر، حافظ الحدیث ابوحفص بن شاہین، حافظ الحدیث ابوالقاسم سُہیلی، امام قرطبی، حافظ الحدیث محب الدین طبری، علامہ ناصر الدین بن منیر، حافظ الحدیث فتح الدین بن سید النّاس۔"

کیوں جناب سعودی نجدی وہابی ملّاں صاحب غفلت کے پردے چاک ہوئے یا نہیں۔ اب بھی اپنے کیے پر نادم و شرمندہ ہو یا نہیں۔ اتنے بڑے بڑے محدثین اور ائمہ حدیث تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے والدین کو مومن مانیں تو

دوسری طرف درندہ صفت نجدی وہابی دیوبندی آپ علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے والدین کو مومن نہ مانیں۔

جناب والا حضرت عمر بن عبد العزیز قدّس سرّہٗ کے تأثرات بھی دیکھ لو اور پیکرِ صدق وصفا بن کر فیصلہ کرو۔

سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے کاتب نے کہہ دیا کہ اگر میرا باپ کافر تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا باپ بھی تھا۔ یہ گستاخانہ الفاظ سُن کر فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِیْدًا وَعَزَلَہٗ مِنَ الدِّیْوَانِ۔" (الدرج المینفہ للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱)

یعنی یہ سُن کر سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سخت غضب ناک ہوئے اور اس کاتب کو اس کے عہدے سے معزول کر دیا۔"

امام المتکلّمین امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارکہ :۔

امام المفسّرین امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اِنَّھُمَا لَمْ یَکُوْنَا مُشْرِکَیْنِ بَلْ کَانَا عَلَی التَّوْحِیْدِ وَمِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ (والمقاصد السنّیہ، ص ۹)

(ترجمہ) " شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے والدین مشرک نہیں تھے بلکہ دونوں توحید پر اور سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام کے دین پہ تھے۔"

امام رازی کون تھے؟

امام فخر الدین رازی کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں :۔

وَنَاھِیْکَ بِہٖ اِمَامَۃً وَجَلَالَۃً فَاِنَّہٗ اِمَامُ اَھْلِ السُّنَّۃِ فِیْ زَمَانِہٖ ۔۔۔۔ وَھُوَ الْعَالِمُ الْمَبْعُوْثُ عَلٰی رَاْسِ الْمِائَۃِ السَّادِسَۃِ الْیُجَدِّدَ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَمْرَ دِیْنِھَا۔ (مسالک الحنفاء ص ۱۹)

(ترجمہ) ”امام رازی کا امام ہونا اور ان کی جلالتِ شان کافی ہے۔ کیونکہ امام رازی اہلسنّت کے اپنے زمانہ میں امام تھے۔ نیز امام رازی چھٹی صدی کے مجدّد تھے۔ (رحمۃ اللہ علیہ) ان کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا تاکہ دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تجدید کریں۔

رحمهما الله رحمةً واسعةً دائمةً وصلى الله على خير البرية و سيد المرسلين وعلى اٰله واصحابه وبارك وسلّم۔

صاحب تفسیر روح المعانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آیتِ پاک سے سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وسلّم کے والدین کے مومن ہونے پر استدلال کیا ہے۔ جو کہ اہلسنّت کے بہت سارے جلیل القدر علماء اور ائمہ کرام کا مسلک ہے۔ نیز فرمایا وَاَخْشَى الْكُفْرَ عَلٰى مَنْ يَّقُوْلُ فِيْهِمَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ جن لوگوں نے رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے والدین کریمین کے متعلق کفر کا عقیدہ رکھا ہے مجھے ڈر ہے کہ ان کا اپنا ایمان ضائع نہ ہو جائے۔ (تفسیر روح المعانی، ص ۱۳۸/ ۹، مطبوعہ ملتان زیرِ آیت وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ)

سند الفقہاء سید ابن عابدین علّامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ردّ المحتار میں فرمایا:۔

اَلَا تَرٰى اَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِحَيَاةِ اَبَوَيْهِ لَهٗ حَتّٰى اٰمَنَا بِهٖ كَمَا فِيْ حَدِيْثٍ صَحَّحَهُ الْقُرْطُبِيُّ وَابْنُ نَاصِرِ الدِّيْنِ حَافِظُ الشَّامِ وَغَيْرُهُمَا۔ (ردّ المحتار ص ۲۳۱/ ۴)

(ترجمہ) ”کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے اعزاز واکرام کے لئے ان کے والدین کریمین کو زندہ کیا حتیٰ کہ وہ اپنے لختِ جگر پر ایمان لائے جیسا کہ اس حدیثِ پاک میں ہے جس کو علّامہ قرطبی اور ابنِ ناصر الدین

شامی رحمہما اللہ نے اور دیگر ائمہ حدیث نے صحیح ثابت کیا۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ، عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اتنے بڑے بڑے محدثین اور فقہاء حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے والدین کو مومن سمجھیں اور دلائل قاہرہ سے ان کا ایمان ثابت کریں مگر چودھویں صدی کا سعودی نجدی وہابی مُلّاں ان کے مومن ہونے پہ ایمان نہ لائے تو ان کی عظمت وشان اور رفعت وبلندی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

چند ایک عقلی دلائل عشق ومحبت رکھنے والوں کی نظر کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ ان حقائق وشواہد کو دیکھ کر مان لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَنْ مَعَاذِ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ۔ (مجمع الزوائد، ص ۱۶۴/۷، ابوداؤد شریف ص ۲۰۵/۱، مشکوٰۃ، ص ۱۸۶، المستدرک، ص ۵۶۷/۱)

(ترجمہ) "حضرت معاذ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کا نور سورج کے نور سے زیادہ ہوگا۔"

قابلِ غور بات ہے کہ اتنا عظیم تاج حافظِ قرآن کے والدین کو پہنایا جائے گا کہ اس کا نور سورج کے نور سے زیادہ ہوگا۔ یہ عظمت وشان تو حافظِ قرآن کے والدین کی ہے تو جو صاحبِ قرآن کے والدین ہیں ان کی عظمت وشان کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا کرتہ مبارک بھیجا اور فرمایا کہ
اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ
(القرآن۔ سورۂ یوسف، پ ۱۳، آیت ۹۳)
(ترجمہ) "میری یہ قمیص لے جاؤ اور میرے ابا جان کے چہرہ پر ڈالو ان کی نظر لوٹ آئے گی۔"

سبحان اللہ جو کپڑا یوسف علیہ السلام کے جسم اقدس کے ساتھ لگ گیا اس میں اتنی برکت ہے کہ ان کے والد ماجد کی اس سے بینائی واپس لوٹ آئے تو جو چیز امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کے ساتھ لگی ہو یا دوسرے الفاظ میں، جس ماں کے شکم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نو (۹) ماہ گزارے ہوں اس ماں کی عظمت و شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

چنانچہ نجدیوں وہابیوں کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین کو ______ کہنا عقل اور نقل دونوں کے خلاف ہے۔

لہٰذا آخر میں ہم حکومتِ پاکستان اور دیگر صاحب اقتدار حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ نجدی وہابی ٹولہ کی اس غنڈہ بازی کا جلد سراغ لگائیں اور سعودی حکومت پر اپنا دباؤ بڑھائیں اور اس ظالمانہ کافرانہ گستاخی کے بارے میں مکمل تحقیقات کرائی جائیں۔ ورنہ ------------

المخلص
عبدالرسول خان رضا قادری جلالی
متعلّم جامعہ جلالیہ رضویہ
داروغہ والا لاہور

زمین کبھی اہل اسلام سے خالی نہیں ہوتی ۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ امام عبدالرزاق نے مُصنف میں ابن مسیب سے روایت کیا ہے کہ

قَالَ عَلِیُّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ لَمْ یَزَلْ عَلٰی وَجْہِ الدَّھْرِ فِی الْاَرْضِ سَبْعَۃٌ مُسْلِمُوْنَ فَصَاعِدًا فَلَوْلَا ذَالِکَ ھَلَکَتِ الْاَرْضُ وَمَنْ عَلَیْھَا ۔

(ترجمہ) " حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا ہمیشہ روئے زمین پر کم از کم سات مسلمان رہے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین اور زمین والے سب ہلاک ہو جاتے ۔"

علامہ سیوطی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق ہے اور یہ بات اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے لیکن چونکہ عقل سے یہ بات نہیں کہی جا سکتی اس لئے یہ حدیث حکم مرفوع میں ہے ۔

رہا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ بنو آدم کے بہترین افراد میں مبعوث ہوئے ۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے :

بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی بُعِثْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ ۔

" میں ہر زمانہ میں بہترین لوگوں میں مبعوث ہوتا رہا حتی کہ ان لوگوں میں مبعوث ہوا جن میں ہوں ۔"

امام بیہقی نے دلائل النبوت میں حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ :

مَا افْتَرَقَ النَّاسُ فِرْقَتَیْنِ اِلَّا جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِیْ خَیْرِھِمَا فَاُخْرِجْتُ مِنْ بَیْنِ اَبَوَیَّ فَلَمْ یُصِبْنِیْ شَیْءٌ مِّنْ عَھْدِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَخَرَجْتُ مِنْ نِکَاحٍ وَلَمْ اَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ حَتّٰی

اِنْتَهَيْتُ اِلٰی اَبِیْ وَ اُمِّیْ فَاَنَا خَیْرُکُمْ نَفْسًا وَخَیْرُکُمْ اَبًا.

(ترجمہ) "جب بھی لوگ دو گروہوں میں منقسم ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (یا میرے نور کو) ان میں سے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر میں اپنے ماں باپ سے ظاہر ہوا۔ درآنحالیکہ کبھی بھی زمانہ جاہلیت کی چیزوں نے مجھے نہیں چھوا اور آدم علیہ السلام سے لے کر میرے ماں باپ تک میں ہمیشہ نکاح سے پیدا ہوا اور کبھی بھی بدکاری سے پیدا نہیں ہوا۔ میں اپنی شخصیت اور نصب کے اعتبار تم سے افضل ہوں۔"

ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَزَلِ اللّٰہُ ینقلنی مِنَ الْاَصْلَابِ الطَّیِّبَۃِ اِلَی الْاَرْحَامِ الطَّاھِرَۃِ مصفی مھذبا ان ینشعب شُعْبَتَانِ اِلَّا کُنْتُ فِیْ خَیْرِھِمَا.

(ترجمہ) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا درآنحالیکہ میں طیب وطاہر تھا۔ اور جب بھی دو شاخیں ملیں تو میں بہترین شاخوں میں تھا۔"

امام مسلم نے اپنی صحیح میں اور امام ترمذی نے اپنی جامع میں واثلہ بن اسقع سے روایت کیا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ قُرَیْشًا وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ.

(ترجمہ) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولادِ ابراہیم سے حضرت اسمٰعیل کو پسند فرمایا اور اولادِ اسمٰعیل سے بنو کنانہ کو پسند فرمایا۔ اور بنو کنانہ سے قریش کو پسند فرمایا اور قریش سے بنو ہاشم کو پسند فرمایا اور بنو ہاشم سے مجھے پسند فرمایا۔"

امام ترمذی نے سندِ حسن کے ساتھ اور امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ حِیْنَ خَلَقَنِیْ جَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ خَلْقِہٖ ثُمَّ حِیْنَ خَلَقَ الْقَبَائِلَ جَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ ھِمْ قَبِیْلَۃً وَحِیْنَ خَلَقَ الْاَنْفُسَ جَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ اَنْفُسِھِمْ ثُمَّ حِیْنَ خَلَقَ الْبُیُوْتَ جَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ بُیُوْتِھِمْ فَاَنَا خَیْرُھُمْ بَیْتًا وَخَیْرُھُمْ نَفْسًا۔

(ترجمہ) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا تو بہترین مخلوق سے پیدا فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے قبیلوں کو پیدا فرمایا تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر جب لوگوں کو پیدا فرمایا تو مجھے بہترین لوگوں میں رکھا۔ اور جب گھروں کو پیدا فرمایا تو مجھے بہترین گھر میں رکھا۔ پس میں بحیثیت شخص کے بھی تم سے بہتر ہوں اور بحیثیت گھر کے بھی تم سب سے بہتر ہوں۔"

ان تمام صحیح مستند اور معتمد احادیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ تک خیر الابوین میں رکھا ہے۔

جناب والا! ان احادیث کی روشنی میں نجدی وہابی ملاؤں کا عقیدہ باطل دیکھو کتنا غلیظ اور نجس ہے۔ حضور علیہ السلام فرمائیں میں پاک پشتوں سے

پاک رحموں کی طرف آیا ہوں۔ مگر آلِ سعود اور نجدی معاذ اللہ آپ کے والدین کے بارے میں عدم ایمان کا عقیدۂ نجس رکھیں۔ کیا نجدی ملاؤں نے ان احادیث کو نہیں پڑھا۔ اگر پڑھا ہے تو حق آواز بلند کیوں نہیں کرتے۔ کیا آلِ سعود کے چند ٹکوں پہ ناچتے ہو۔ اسلام دشمنو! کبھی تم نے یہ بھی سوچا ہے کہ تم نے اتنا بڑا کفر کا فتویٰ کس عظیم شخصیت پر لگایا ہے۔

اگر ہم تمہیں کہیں "حرامی عبدالوہاب نجدی کے پیروکار و" تو تم ناچتے کودتے ہو جبکہ یہ بات ہے بھی سچ تمہارا سارا ٹولہ ہی حرامیوں کا ہے۔ تمہارے کام اور افعال بھی حرامیوں جیسے، تمہاری سوچ، فکری آوارگی اور ذہنی آلودگی سب حرامیوں جیسی۔ جب یہ سچ اور حق بات ہم تمہیں کہیں تو تم حسد اور بغض میں جل بھن جاتے ہو۔ تمہارے تن من دھن میں آگ کے شعلے بھڑکتے ہیں۔

دوسری طرف تم نے اتنا بڑا قرآن وحدیث کے خلاف فتویٰ، کفر معاذ اللہ سیّدہ آمنہ پہ لگا دیا ہے۔ عقل وخرد سے عاری مُلّانو۔ ذرا سوچو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پہ کیا گزری ہو گی۔ تمہارا یہ کام یقیناً حرامیوں والا ہے۔ تم یہی پہ نہ رُکے بلکہ اس سے آگے سیّدہ کے مزار مقدّس کو شہید کر ڈالا۔

حرامی امریکہ کے حرامی چمچو! تمہیں علم نہیں یہ کس شان والے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی والدۂ محترمہ ہیں۔ اگر سیّدہ آمنہ کی مزید فضیلت وافضلیت دیکھنی ہے تو آؤ دیکھو سیّدہ آمنہ کتنے مرتبے اور مقام کی مالک ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک قبر پہ گزر ہوا۔ تو دیکھا قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے۔ کچھ وقفہ کے بعد پھر گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ قبر میں نور ہی نور ہے اور رحمت برس رہی ہے۔ آپ حیران ہوئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ یا اللہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا اے روح اللہ! یہ سخت گنہگار اور بدکار

تھا۔ اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا۔ لیکن اُس نے بیوی حاملہ چھوڑی تھی اُس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اس بچے کو آج مکتب میں بھیجا گیا۔ استاد نے اس کو بسم اللہ پڑھائی۔ مجھے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں جس کا بچہ زمین پر (مجھے رحمٰن و رحیم کہہ کر) میرا نام لے رہا ہے۔ (تفسیر نعیمی بحوالہ فیضانِ سنّت)

ہائے افسوس نجدی وہابی سعودی ملّاؤں اور آلِ سعود تمہاری کج ذہنی اور بدبختی پر۔ دیکھو ایک بچہ خدا کو زمین پہ رحمٰن و رحیم پکارے خدا اس کے باپ کو عذابِ قبر سے نجات دے۔ تو جس اللہ کے محبوب عبداللہ کے نورِ نظر آمنہ کے لال نے سارے جہان کو بسم اللہ پڑھا دی ہو ایسے مقدّر والے والدینِ مصطفےٰ کو معاذاللہ تم کافر کہو۔

اگر والدینِ مصطفےٰ پر یہ فتویٰ لگاتے اور سیدہ آمنہ کا مزار شہید کرتے ہوئے تمہیں حیا نہیں آئی۔ تو سن لو سُنّی علماء کے نزدیک ساری وہابیت نجدیت جو ان عقائدِ باطلہ سے متصف ہے سب کافر ہے کافر ہے۔

اعتراض :۔ اگر آپ کے سلسلہ نسب میں تمام والدین مومن تھے تو حضرت ابراہیم جو آپ کے آباء میں ہیں ان کے والد کو بھی مومن ہونا چاہیے حالانکہ حضرت ابراہیم کے والد آزر نصِّ قرآن سے کافر ہیں۔

جواب :۔ لغت عرب اور قرآن و حدیث میں "اَب" کا اطلاق چچا پر بھی ہوتا ہے۔ اہلِ تاریخ کی تصریحات سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تارخ تھے اور آزر آپ کا چچا تھا۔ اس پر مزید دلیل یہ ہے

کہ پہلے حضرت ابراہیم اپنے چچا آزر کے لئے دعائے مغفرت کرتے تھے لیکن جب اس کا کفر پر انتقال ہوا تو حضرت ابراہیم اس سے بیزار ہوگئے۔ اور پھر اس کیلئے استغفار نہیں کی۔ قرآن مجید میں ہے :

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ج فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۔

(توبہ : ۱۱۴)

" ابراہیم کا اپنے چچا کے لئے استغفار کرنا صرف اس وعدہ کی وجہ سے تھا جو انہوں نے چچا سے کیا تھا۔ جب انہیں معلوم ہوگیا کہ ان کا چچا اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہوگئے۔"

علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ محمد بن کعب، قتادہ، مجاہد اور حسن وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم آزر کی حیات میں اس سے ایمان کی توقع رکھتے تھے اور جب وہ شرک پر فوت ہوگیا تو حضرت ابراہیم اس سے بیزار ہوگئے اس کے بعد نار نمرود کا واقعہ پیش آیا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم نے شام کی طرف ہجرت کی اور وہاں حضرت سارہ کی وجہ سے ظالم بادشاہ کا واقعہ پیش آیا۔ جس کے نتیجہ میں حضرت ہاجرہ آپ کو بطور باندی ملیں۔ پھر آپ شام کو لوٹ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ہاجرہ اور ان کے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ کی وادی غیر ذی زرع میں چھوڑا۔ جہاں حسب قرآن آپ نے یہ دعا کی :

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ

" اے اللہ میں نے اپنی اولاد کو ایک بنجر وادی میں ٹھہرایا ہے۔ اور اس کے بعد یہ دعا مانگی :

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابِ۔

کی اے ہمارے رب: میری مغفرت فرما اور میرے والدین کی اور قیامت کے دن تمام مسلمانوں کی"۔

اس طرح حضرت ابراہیم نے اپنے چچا کی ہلاکت کے کافی عرصہ بعد اپنے والدین کے لئے دعا مغفرت کی۔ جس سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم میں جس کے کفر اور جس کے استغفار سے بیزاری کا ذکر ہے وہ حضرت ابراہیم کا چچا ہے والد نہ تھے۔ اگر والد ہوتے تو بعد میں ان کے لئے استغفار نہ کرتے۔ ثابت ہوا کہ قرآن کریم میں جس کا آزر کے نام اور "اَب" کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے وہ آپ کا چچا ہے۔

(علامہ جلال الدین سیوطی الحاوی للفتاوی، ص ۲۱۳-۲۱۴/ ۲
مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

پتہ چلا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بھی مومن تھے اور ابوین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مومن ہیں۔

اب جو بھی ان دلائلِ قاہرہ کے بعد نجدی وہابی سعودی ملّاؤں جیسا عقیدہ شیطان رکھے یقیناً مردود ہے۔

حکومتِ پاکستان اور دنیائے وہابیت سُن لے ہم انشاء اللہ گستاخوں کی اس گستاخی کا بدلہ لے کر رہیں گے۔ قطعی طور پر کسی نجدی جہنمی کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ یہ درندوں جیسا حرامی فعل کر کے نجدی وہابی سعودی حکومت نے عالم اسلام کی غیرت کو للکارا ہے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ اس فعلِ بد میں شامل تمام نجدی وہابی سعودی ملّاؤں کو جہنم رسید کیا جائے۔ کیونکہ اس فعلِ بد سے وہابیوں نے میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی توہین کی ہے اور توہینِ نبوت و رسالت کرنے والا کافر ہے۔ اور ایسے کافر کی سزا اسلام میں قتل ہے۔

وہابی نجدی سعودی ٹولہ کی سیدہ آمنہ کی بارگاہ میں یہ گستاخی تعجب خیز نہیں کیونکہ اس ٹولہ کے مذہب میں کوے، گدھے وغیرہ حرامی چیزیں کھانی جائز ہیں۔ جو حرامی ٹولہ حرامی چیزیں کھائے یقیناً ان کے افعال بھی حرامی ہوں گے۔

سُنیو اٹھو! کیا نجدی ٹولہ کی اس گستاخی سے تمہارا آرام ختم نہیں ہوا؟

کیا تمہارے سینوں میں انتقام کی آگ نہیں بھڑکی؟

کیا اتنی بڑی اور شدید گستاخی پر تم خاموش تماشائی بنے رہو گے؟

کیا اس گندے اور قبیح فعل پر تم سراپا احتجاج نہیں بنو گے؟

کیا تم نجدی عزائم کے دانت کھٹے نہیں کرو گے؟

کیا ابھی تک تمہاری غیرت خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوئی؟

کیا تمہارے دل پسیجے نہیں؟

کیا تمہارا دل افسوس کے صدموں سے پھٹا نہیں؟

کیا تمہاری آنکھیں اس منظر کو دیکھ کر سلامت ہیں؟

کیا تمہارا پردۂ سماعت مزید ایسے گستاخانہ فعل کو سننے کی قوت رکھتا ہے؟

اگر یہ سب کچھ ہے تو ذرا سوچو کل شفیعِ اُمت کو کیا منہ دکھاؤ گے؟

اب وقت ہے "ہم یہ کر دینگے وہ کر دیں گے" کے نعرے چھوڑو اور کچھ کر کے دکھاؤ۔ غیرتِ صدیقی اور جراتِ فاروقی لے کر اٹھو۔ اور ساری دنیا پر واضح کر دو کہ ناموسِ اُمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہر سُنی مسلمان کی جان بھی حاضر ہے۔ اور فضا عالم کو ان نعروں سے مست کر دو۔

ہم ناموسِ اُمِ رسول کے پاسباں ہیں پاسباں

اسلام میں قبور کا احترام

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔

(رواہ مسلم ۔ مشکوٰۃ)

(ترجمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تم میں سے کسی کے لیے کسی قبر پہ بیٹھنے سے یہ بہتر ہے کہ ایک انگارے پر بیٹھ جائے پھر وہ انگارا اس کے کپڑوں کو پھونک ڈالے اور اس کی جلد بدن تک پہنچ جائے۔"

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَمْشِیَ عَلٰی جَمْرَةٍ اَوْ سَیْفٍ اَوْ اَخْصِفَ نَعْلِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمْشِیَ عَلٰی قَبْرِ مُسْلِمٍ الخ (وَمَا اُبَالِیْ اَوْسَطَ الْقَبْرِ قَضَیْتُ حَاجَتِیْ اَوْ وَسَطَ السُّوْقِ۔) (مشکوٰۃ)

(ترجمہ) عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ میں چنگاری پر یا تلوار پر چلوں یا میں اپنا جوتا اپنے پاؤں کے ساتھ (ملا کر) گانٹھ لوں مجھے محبوب ہے، اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پہ چلوں اور میں پرواہ نہیں رکھتا کہ قبر پر پاخانہ پھروں یا بازار میں۔"

(مشکوٰۃ)

اسلام کتنا مؤدب اور کیسا نفیس مذہب ہے جس میں بعد از

وفات بھی انسان کی عزّت و احترام کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ گزشتہ احادیث مبارکہ میں مسلمانوں کی قبور کی بے حرمتی کرنے والے کو کس طرح خیر خواہ اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبردار فرمایا ہے۔ جب ہمارا مذہب کسی عام مسلمان کی قبر کی بے حرمتی کی اجازت نہیں دیتا۔ تو پھر اہل اللہ کی قبور کی توہین اور بے حرمتی کی کس طرح اجازت دے سکتا ہے۔ غم خوارِ امت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کتنا روشن اور واضح فرمان ہے کہ قبر پہ بیٹھنے سے بہتر ہے کہ انسان کسی چنگاری پہ بیٹھ جائے، اس کے کپڑے جل جائیں اور اس کی جلن بدن تک پہنچ جائے۔"

جب عام مسلمانوں کو اذیّت دینے والے کی اتنی سخت سزا ہے تو اس ظالم کی کتنی بڑی سزا ہوگی جو اہل اللہ کی قبور کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اور جن لوگوں نے بڑی بے دردی سے جنّت البقیع اور جنّت المُعلّٰی کے مزارات کو مسمار کر دیا ہے جن میں ہزاروں صحابہ اور تابعین کے مزارات تھے۔ اتنے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ اور تابعین کی توہین کرنے والوں اور ان کے مزارات میں انہیں اذیّت دینے والوں اور ان کی مقدس قبور کو مسمار کرنے والے لوگوں کی اسلام میں کیا سزا ہوگی اور ذاتِ باری تعالیٰ نے ظالموں کی ان گستاخیوں سے کس طرح درگزر فرمایا ہوگا؟

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ يُؤْذِيْهِ فِيْ قَبْرِهٖ مَايُؤْذِيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ۔"

"حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میّت کو وہ چیز قبر میں بھی اذیّت دیتی ہے جو اس کے

گھر میں اس کو اذیت دیتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے کسی نے قبر پر پاؤں رکھنے کی بات پوچھا آپ نے فرمایا:

"کَمَا اُکْرَهُ اِذَا الْمُؤْمِنِ فِیْ حَیَاتِهٖ فَاِنِّیْ اُکْرَهُ اِذَا بَعْدَ مَوْتِهٖ۔"

"جس طرح میں مسلمان کو اس کی زندگی میں دکھ دینا ناپسند کرتا ہوں اسی طرح اس کی موت کے بعد اس کو تکلیف دینا مجھے ناپسند ہے۔"

شرح شامی درِمختار میں ہے:

"اِنَّ الْمَیِّتَ یَتَاَذّٰی بِمَا یَتَاَذّٰی بِهِ الْحَیُّ۔"

" مردہ ہر اس چیز سے تکلیف محسوس کرتا ہے جس سے زندگی میں تکلیف محسوس کرتا تھا۔"

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ ہر وہ چیز جس سے صاحبِ قبر دنیا میں تکلیف محسوس کرتا تھا بعد از وفات بھی ان اشیاء سے تکلیف محسوس کرتا ہے۔ ظاہر ہوا قبور کی بے حرمتی اور ان کا پامال کرنا ہر طرح سے مذموم ہے۔ جب عام مسلمان اپنی قبر میں لوگوں کے تکلیف پہنچانے پر اذیت محسوس کرتا ہے تو خاص لوگ بدرجہ اولیٰ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

اب ذرا تصور کریں مقامِ ابواء کی طرف، اس وقت جہاں میں کونسا طوفان بپا ہو رہا تھا جب کلمہ گو، اسلام کے نام لیوا بلڈوزر لے کر مرقدِ اُمّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پامالی کے لئے آگے بڑھ رہے تھے۔ یقیناً آسمان چیخ اٹھا، زمین دہل گئی، بادل پھٹ گئے،

ہواؤں نے رُخ تبدیل کر دئے، روشنیاں اندھیروں میں بدلنے لگیں۔ کائنات کا ذرّہ ذرّہ بلبلا اٹھا، پہاڑ پگھلنے لگے، درخت بہاریں کھونے لگے، بہار، خزاں میں بدلنے لگی، ہر شجر و گل خوشیاں کھو بیٹھا، ٹہنیاں افسوس سے جھکنے لگیں، ٹیلوں سے آہ وزاری کی آوازیں فضا میں بکھرنے لگیں، چاند رونے لگا، ستارے تڑپنے لگے، بجلیاں افسوس سے کڑکنے لگیں، بادل غم سے گرجنے لگے، گنگا کی موجیں سسکنے لگیں، جمنا کی لہریں بدلنے لگیں، غم و اندوہ کی آندھیاں دلوں کو چیرنے لگیں، ہواؤں کے فراٹے ماتم کرنے لگے، فضاؤں کے سناٹے افسوس سے کراہنے لگے، گویا کائنات کی ہر چیز بلبلا اٹھی اور چار سُو سے آوازیں آنے لگیں اے اسلام کا نام لینے والو، اے کلمہ پڑھنے والو، مرقدِ اُم رسول پہ یہ ظلم نہ کرنا ورنہ کائنات میں ایک عجیب و غریب قسم کا سماں بندھ جائے گا۔ ذرّے ذرّے سے رونے کی آوازیں، پتّے پتّے سے سسکنے کی آہیں آنے لگیں گی۔ مگر ظالموں نے زبانِ حال سے بلکتی ہوئی کائنات کی ایک نہ سُنی۔ گنبدِ خضریٰ کی ہر مبارک اینٹ، رنگ و روغن، پُرکیف بہاروں سے شور مچا۔ مقامِ انوار کی پہاڑی دہکنے لگی آہ! اسلام کے غداروں نے ہر چیز کی پرواہ کئے بغیر روضۂ اُم رسول کو پامال کر دیا۔

ذرا چشمانِ تصوّر کے دریچے تو وا کرو اور سوچو گنبدِ خضریٰ میں میرے آقا کے قلبِ اطہر پہ کیا گزری ہوگی۔ میرے آقا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ روح فرسا منظر کس طرح برداشت کیا ہوگا۔ اُن نجدیوں نے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو گنبدِ خضریٰ میں رُلا دیا۔

ہائے آسمان چیخ اٹھا نجدی کرتوت سے
بلڈوزر کیا مزار جب امِ رسول کا (صلی اللہ علیہ وسلم)
کرے جو ہر محبت کو بدعت سے منسوب
کیا جانے مرتبہ وہ تعظیم و توقیر کا
ہائے دل رو پڑا عبدالرسول کا
حال سن کر تربتِ امِ رسول کا

درِ جاناں کا ادنیٰ سا گدا
عبدالرسول خاں رضاؔ قادری جلالی
متعلم جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور

ملنے کا پتہ:- مرکزی جامع مسجد فیضِ مدینہ کریم نگر نزد بھبھٹہ مشین والا
داروغہ والا لاہور